سوال

(38) زکاۃ کرایہ پر دیے گئے مکانات کے مالیت پر یا کرایہ پر ہوگی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کے پاس کچھ مکانات ہیں جو کہ کرایہ پر دیے گئے ہیں، زکاۃ آیا ان کے کرائے پر نکالی جائے گی یا ان مکانات کی کل مالیت پر؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکاۃ ان مکانات کے کرایہ پر نکالی جائے گی، اس لیے کہ یہ مکان خرید وفروخت کے لیے نہیں رکھے گئے بلکہ بغرض آمدنی رکھے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ ... ٢٦٧ سورة البقرة

''اے ایمان والو! خرچ کرو اپنی پاک کمائی میں سے۔،، (سورۃ البقرہ: آیت نمبر 167)

عربی میں کسب اور اکتساب اصل مال سے حاصل ہونے والی آمدنی کو کہا جاتا ہے چونکہ صورت مذکورہ میں اصل مال تو مکانات ہیں لیکن ان سے آمدنی کرائے کی شکل میں حاصل ہوتی ہے، اس لیے ایک سال گزر جانے کے بعد جو کچھ آمدنی حاصل ہو اس پر زکاۃ ادا کی جائے، بشرطیکہ یہ آمدنی بقدر نصاب ہو چکی ہو۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

زکاۃ کے مسائل، صفحہ: 325

محدث فتویٰ